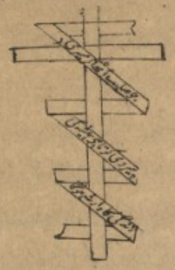


نورافشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول [illegible] | قیمت سالیانہ معہ محصول [illegible]

نمبر ۱۱ – جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

قندھار کی تمام رعایا امیر کابل سے ناراض ہے = ایوب خان کا ایک جاسوس کابل میں گرفتار ہوا ہے = قافلوں کی آمد و رفت آجکل خیبر کے راستہ سے بڑے زور سے ہو رہی ہے = شاہ سیام چین کے برخلاف جنگی سامان سر توڑ کر رہا ہے = قاہرہ سے سوڈان تک ریل بنانیکی تجویز درپیش ہے = قوم خورد کا سرغنہ تکمہ میں تنور بجا رہا ہے = چین والے شاہ سیام پر حملہ کرنے والے ہیں = پشاور کی چھاونی کو تخفیف کرنے کی بات رہ گئی ہے = جنگ مصر کا خرچ ۳ کروڑ ۲ لاکھ انگلستان دیگا اور ایک کروڑ ۱۴ لاکھ ہندوستان ادا کریگا = سیستان کے باغی گورنر احمد خان کو شاہ ایران امیر کابل کے حوالے کرینگے = پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بہادر نے مشتہر فرمایا ہے کہ اردو زبان پنجاب کی فوجداری عدالتوں کی زبان تصور کیجاوے = سپہ سالار جنگ کی والدہ اور بیگمات کے پاس حضور قیصر ہند نے تعزیت نامہ بھیجا ہے = فرانس اور جرمن نے قلعجات کی تعمیر میں بہت کوشش کی ہے = سلطنت جرمن اسوقت دو ارب روپیہ کی قرضدار ہے =

افواہ ہے کہ خدیو مصر اپنے بیٹے عباس بیگ کو تخت نشین کر کے حکومت سے علیحدہ ارادہ رکھتے ہیں = سوڈان کی مہم فی الحال مذہبی جنگ نہیں رہی بلکہ ایک ملکی اور پولٹیکل محاربہ کی صورت پکڑ رہی ہے = مہاراجہ صاحب بہادر الور کا ارادہ ہے کہ اگر دہلی کالج پھر قایم کیا جائے تو ایک لاکھ روپیہ اسمیں ہم بھی چندہ دینگے = جزیرہ انڈمان میں یہہ قاعدہ مستعمل ہوا ہے کہ دایم الحبس قیدیوں کو بیس سال کے گذرنے پر جیل خانہ سے رہا کر دینا چاہیے = شملہ میں ۱۷ مارچ کو حضور ویسرائے صاحب بہادر رونق افروز ہونگے = انگریزی فوج میں سال آیندہ میں ۳ ہزار گورے بھرتی کئے جاوینگے = جلال آباد میں ایک ترک انگریزی جاسوس ہونیکی اشتباہ میں گرفتار ہوا ہے = ہرات سے جو قافلے قندھار کو آئے ہیں حسب الحکم امیر کابل انکی تلاشی لیجاتی ہے = فرانس کے دار السلطنت میں ایک توپ ایسی رکھی گئی ہے کہ وہ عین دوپہر کے وقت خود بخود دغ جاتی ہے = انگلستان کی فوج میں ۱۵ کروڑ ۶۳ لاکھ روپیہ سال آیندہ میں خرچ ہوگا = فیصلہ ہوگیا ہے کہ ہائی کورٹوں کے دیسی اور انگریزی ججوں کی تنخواہ مساوی رہے = شنواریوں کے فرقوں نے امیر کابل کی اطاعت منظور کر لی ہے = خراسان سے خبر آئی ہے کہ یہاں پر روسی اپنی فوج کے لئے چھاونی بنانا چاہتے ہیں = خاندیس میں ٹڈی نے فصل خراب کر دی ہے = ہندوستان سے جو فوج مصر کو گئی تھی اُسکے واسطے صرف جہازوں کے کرایہ کی بابت ۴۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ دینا پڑا = طہران کا تار بالکل بند ہو گیا ہے = ایوب خان نے اپنے چند جاسوس افغانستان کی طرف روانہ کئے ہیں = سلطنت روم کے تمام وہابی قلعہ بچانے پر کمر بستہ ہو گئے ہیں = سلطان روم کی طرف سے ایک سفیر شاہ ایران کے پاس بدیں غرض آیا ہے کہ قوم خورد کی سرکوبی اگر تمکو منظور ہو تو اسمیں ہماری بھی شراکت ہے = پریما کی سرحد از نو قایم کیجاویگی = حاکم جلال آباد معہ تھوڑی سی فوج کے علی مسجد کی طرف آرہا ہے = خیبر کے ۱۲ سردار امیر کابل کے پاس جلال آباد میں گئے ہیں = قندھار کے تمام سردار امیر کی ناواجب حرکات سے ناراض ہیں = انگلستان کی پارلیمنٹ میں صوبہ [illegible] کی واپسی کا معاملہ پیش ہے = نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب تمام دورہ کو ختم کر کے ۸ مارچ کو لاہور میں رونق افروز ہو گئے ہیں = بہاولپور کی وزارت سے منشی محمد مہدی خان صاحب حسب الحکم گورنمنٹ پنجاب موقوف ہو گئے ہیں = حاکم لالپورہ نے امیر کابل کو ۱۵ ہزار روپیہ اور ۵ سو سوار دئے ہیں =



نور افشاں

مقدمہ کٹی فوج

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم وقتاً فوقتاً صیغہ مراسلات میں اپنے معزز اور راستباز کارسپانڈنٹوں کی تحاریر درج کرتے رہے ہیں۔ ان تحاریر میں کٹی فوج کی کارروائی اور وہ تاثیر جو اہل پنجاب خصوصاً باشندگان لاہور و امرتسر پر میجر ٹکر صاحب اور انکی میم صاحبہ کی طرز معاشرت و ملاقات کے ڈھنگ اور انکی دلپذیر تقاریر سے ہوئی ہے بہت ہی راستبازی اور صداقت سے درج کی گئی ہیں۔ ہمارے ناظرین کو یہہ بھی یاد ہوگا کہ میجر ٹکر صاحب اور انکی میم صاحبہ کبھی اپنی تقریر میں کسی مذہب کی توہین یا مذمت کا ذکر تک نہیں کرتے ہیں۔ مگر برخلاف اسکے الہی صداقتوں کا بیان کرتے ہیں۔ انکی غرض صرف یہہ ہی کہ سچی صداقتوں کا اظہار جو کلام الہی میں درج ہیں لوگوں پر نمایاں و آشکارا کریں تاکہ لوگ اپنی خراب حالت اور خدا کی مرضی کو مقابلہ کرکے اپنے آپ میں اپنی خراب اور خستہ حالت کے قایل و مقر ہوں۔ علاوہ ازیں ہمنے کبھی بھی نہیں سنا کہ شمالی ہندوستان میں کلکتہ اور لکھنو اور دہلی جیسے شہروں میں اہل ہنود یا اہل اسلام نے اس قسم کے الزام یا نالش کی کہ یہہ کٹی فوج فساد کی بانی ہی پر برخلاف اسکے ہنے اکثر دفعہ سنا ہی کہ انکے نمونہ سے لوگوں کے دل پگھل جاتے ہیں *

خبر نہیں کہ کیوں بمبئی شہر میں عین انکی ضد میں لوگوں پر تاثیر ہوتی ہی اور فساد کا الزام انپر لگایا جاتا ہی۔ یا تو میجر ٹکر صاحب اُس شہر میں جاکر کوئی فتنہ انگیز کلمہ اور حرکتیں کرتے ہیں یا بمبئی کے باشندوں ہی میں کوئی ایسی چیز ہی کہ جو خواہ نخواہ ان بیچاروں سے دشمنی کرتی ہی۔ صاف ظاہر ہی کہ ابتک کوئی کلمات یا کوئی حرکات میجر ٹکر صاحب یا کٹی فوج کی ہمکو اسقدر معلوم نہیں ہوئی ہیں کہ جنسے فساد برپا ہوتا ہو۔ بمبئی کے باشندوں میں سے کبھی بھی کسی کلمہ یا کسی حرکت کا کوئی نشان نہیں دیا یا پیش کیا اب صاف ظاہر ہی کہ وہی پوشیدہ چیز جو ہندوستان کی ترقی میں سد راہ ہی یعنی بیجا تعصب بمبئی کے باشندوں میں اپنا اثر دکھلا رہا ہی ذیل میں ہم مسٹر انگرم صاحب کے وجوہات جو مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئے ہیں درج اخبار کرتے ہیں جنمیں اُنہوں نے ہندوستان کے مختلف مقامات کے باوقار اور راستباز صاحبان کی رائے دریافت کرنے کی غرض سے درخواست کی ہی اُمید ہی کہ اس دریافت کا نتیجہ صداقت مبنی ہوگا *

مسٹر انگرم نے درخواست کی کہ کٹی فوج کے حقمیں اعلی اشخاص کے اظہار لئے جاویں اُسکی یہہ صورت یہہ ہی کہ کمیشن جاری ہو اور حضور گورنر جنرل ہند کے اظہار لئے جائیں۔ مسٹر کلیولینڈ وکیل سرکار نے کہا کہ اس لایق کونسلی کی درخواست ایسی ہی کہ گویا وہ ملکہ معظمہ کے بھی اظہار کی خواستگاری کرے۔ مسٹر انگرم نے بعد ازاں بہت سے لوگوں کے نام لئے جنکے اظہار منظور تھے از انجملہ والیسرائے ہند۔ گورنر بمبئی لارڈ کیرن۔ سر ولیم ہارکوٹ۔ جنرل بوتھ۔ میر گلڈ فرڈ۔ سر اے ہنڈرسن افسر پولیس لنڈن۔ سر فرنیک سوڈر۔ مسٹر پیرسن کمشنر پولیس کلکتہ۔ بابو کیشب چندرسین۔ دو دیسی اخبارات کلکتہ کے ایڈیٹر ہیں۔ مسٹر کلیولینڈ نے کہا کہ بموجب دفعہ ۵۰۳ ایکٹ کے اس درخواست کی سماعت نہیں ہو سکتی ہی تاوقتیکہ مجسٹریٹ کی رائے میں ان لوگوں کی شہادت بغرض انصاف ضروری ہی *

مجسٹریٹ نے کہا کہ مجھے اس درخواست پر انکار کرنے پر بدینوجہ کوئی تامل نہیں ہی کہ حضور والیسرائے ہند اور حضور گورنر بمبئی اور دیگر جنٹلمین جنکا نام مسٹر انگرم نے لیا ہی وہ اس امر تنقیح طلب میں کوئی شہادت نہیں دے سکتے لیکن اگر مسٹر انگرم چاہیں تو میں اس درخواست کو یادداشت میں لکھ رکھونگا اور اگر سر فرنیک سوڈر کی طلب کی درخواست ہو جنکا نام بار بار اس مقدمہ میں ہوا تو مجھکو کوئی انکار نہ ہوگا *

مسٹر انگرم نے کہا کہ جن لوگوں کا مینے نام لیا ان کے اظہار لینگی محکم وجہہ ہی۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ شہر کی تکلیف کی بھی ایک حد ہی میں نے ہر ایک جرم کے لئے ہر طرح کی رعایت اس غرض سے کی کہ پھر یہہ نہ کہا جاوے کہ کوئی رعایت نہ ہوئی الا اب میں عدالت کا اور وقت ضایع نہ کرونگا کیونکہ تین روز تو رائیگان ہو چکے ہیں۔

مسٹر انگرم نے کہا کہ حضور والیسرائے کے اظہار میں اسوجہ سے چاہتا ہوں کہ اُنسے اور میجر ٹکر سے خط و کتابت ہوئی ہی۔ حضور گورنر بمبئی بھی اظہار خط و کتابت کی بابت لئے جائینگے جو اُنسے اور میجر ٹکر سے ہوں۔ ہم اُس گھوڑے پر زین رکھنا چاہتے ہیں جسکو ہم صحیح کہنا چاہتے ہیں یعنے اُس شخص کو دریافت کریں کہ آیا اس بیچارہ بیگناہ کٹی فوج کے ستائے جانیکا کون ذمہ دار ہی خواہ اُن کا کیسا ہی اعلی درجہ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ حضور گورنر یہاں آئیں اور ہمارے سوالات کا جواب دیں اگر گورنر سے ہمکو سوال کا موقع ملے تو ہم دریافت کریں کہ کٹی فوج پر وقتاً فوقتاً جو جرم لگائے گئے آخر انکا ذمہ دار کون ہی۔ میں کچھ افسران شمالی ہند کے بھی اظہار چاہتا ہوں تاکہ کٹی فوج کے لوگوں کی کارروائی کی کیفیت اُنسے معلوم ہو کہ اُن مقامات میں جو مسلمانوں کے صدر ہیں کوئی وجہہ فتور کی پائی گئی تھی۔ بمبئی کے مسلمانوں کی کیوں اسقدر دلجوئی ہوتی ہی اور بمقابلہ تمام مقامات ہند کے اُنسے اور ہی برتاو ہوتا ہی۔ بابو کیشب چندرسین اور دو ایڈیٹران اخبارات کو طلب کرنا چاہتا ہوں جو بیان کریں کہ کلکتہ میں عام رائے کیا تھی۔ سر ولیم ہارکوٹ کے اظہار سے یہہ مقصود ہی کہ کٹی فوج کی بابت جو ضروری تقریر ہوئی تھی اُسکو بیان کریں۔ جنرل بوتھ کے اظہار سے یہہ مراد ہی کہ وہ اس فوج کے افسر ہیں اور اُسکا چال چلن بیان کرینگے۔ مسٹر گلڈ فرڈ کہہ سکتے ہیں کہ جب فتور ہوا تھا تو اُنہوں نے کٹی فوج کے اختیارات قایم رکھنے کے لئے کیا تدارک کیا تھا نہ کہ اُنکو دور کر دیتے۔ مسٹر روگی بھی ایک شخص ہیں جنکو میں طلب کرانا چاہتا ہوں مجسٹریٹ نے کہا کہ مسٹر انگرم آپ سر فرنیک سوڈر اور مسٹر روگی کو طلب کرا سکتے ہیں ان لوگوں کو لوکل تجربہ ہی اور کہا کہ بموجب دفعہ ۵۰۳ کے کمیشن جاری ہو سکتی ہی اب یہہ دریافت طلب ہی کہ آیا پولیس کو کٹی فوج کی کارروائی سے فتور ہو جانیکا خوف تھا اور ۱۵ تاریخ ماہ گذشتہ کو بھی یہی گمان تھا *



موسمی تپ

اُنکے سبب۔ اُنکے روکنے کی تدبیریں۔ اور اُنکے دفعیہ کے لئے علاج بمعہ دفعیہ و علاج ذات الریہ و ذات الجنب

یعنے

تقریر مختصر و نصیحت آمیز

جو ڈاکٹر چیتن شاہ خان بہادر سول سرجن جھنگ نے بطور تقریر مختصر نصیحت آمیز کے باشندگان کوٹ عیسیٰ شاہ کو ہفتم ستمبر ۱۸۸۲ء کو سنائی اور جسکا جاننا کل اہل پنجاب کے لئے مفید ہے۔

اے بھلے لوگو۔ کوٹ عیسیٰ شاہ کے رہنے والو اِس بار میں کچھ ذرہ جلد آپ کے پاس آیا ہوں۔ ستمبر کے مہینے کی جگہہ دوسرے مہینے آیا ہوں۔ میرے جلد آنے کا باعث یہہ ہے کہ آپ کے بردلعزیز و خیرخواہ ڈاکٹر لالہ رام کھلنے لکھا کہ یہاں موسمی بخار بہت زور پکڑتا جاتا ہے اسکو اگر ملاحظہ کیجئے آگے جب کبھی میں آپ کے قصبہ میں آتا تو شفاخانہ کا ملاحظہ کرتا اور قصبہ کے گلی کوچہ دیکھکر آپ کو نصیحت آمیز تقریر کر کے چلا جاتا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں آپ کو سمجھایا کرتا تھا کہ بیماری سے بچنے کے لئے اپنے اپنے گھر۔ گلی۔ کوچے شہر کے متصل کی زمین اور کنوے جن سے پانی پیتے ہو صاف رکھا کرو۔ اور کوئی گڑھا اپنے قصبہ کے ارد گرد نہ رہنے دو۔ اگر ممکن ہو تو ایسی تدبیر کرو کہ سیلاب کا پانی کبھی آپکے قصبہ تک نہ آوے کیونکہ مرض سے محفوظ رہنے کا علاج پہلے کر لینا اُس سے بہتر ہوتا ہے کہ جب مرض آوے اُسوقت اُسکے دفعیہ کا علاج کیا جاوے۔ آپ بھی اُسوقت یہہ کہا کرتے تھے کہ پیٹ کے درد کا علاج پرہیز اور اجوائن سے کرنے اور حکیم کو بلانے سے تو یہہ بہتر ہے کہ پہلے ہی مولی کو نہ کھاویں یا اُسکو اندازہ سے کھاویں اور آپ میں سے ایک نے یہہ بھی کہا تھا کہ بالوں میں جو جانور پڑجاتے ہیں اُن کے نکالنے اور پارہ اور تلو وغیرہ سے علاج کرنیسے تو یہہ بہتر ہے کہ پہلے ہی بالوں کو صاف رکھیں کہ یہہ جانور بالوں میں پیدا ہی نہ ہوں تو اِس پر میئے اور میرے بعض ساتھیوں نے کہا تھا شاباش بھائی شاباش جب میں نے یہہ پوچھا تھا کہ آپ کے قصبہ میں عام طور پر کس کس بیماری کا زور ہوتا ہے تو آپ نے جواب دیا تھا کہ آسوج اور کاتک میں موسمی تپ بہت ہوتی ہے اور سردی کے موسم میں ذات الجنب کا درد زیادہ ہوتا ہے۔ جب میں نے اِن ہر دو امراض کا سبب پوچھا تب پہلے تو آپنے خدا کی مرضی اور قسمت کو ذمہ وار ٹھہرایا تھا مگر جب میں نے کہا کہ ہر موسم میں تو موسمی تپ کا زور نہیں ہوتا اور نہ ہر موسم میں ذات الجنب کا مرض زور کرتا ہے تب آپ میں سے بعض نے جواب دیا کہ جوار کے گنے چوسنے سے ہوتا ہے اور بعض دانا تجربہ کار سفید ریشوں نے کہا کہ تپ رطوبت سے یعنی بارشوں اور دریا کی طغیانی سے زور پکڑتی ہے اور ذات الجنب شمال اور مشرق کی سرد ہوا لگنے سے۔

اِسکے بعد جب آپ نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ اِن ہر دو کا سارا سبب کھولکر اور موسمی تپوں سے بچنے کی تدبیریں بھی بتلاویں تو میں نے آپ کو ذات الجنب اور موسمی تپ کا احوال بتلایا لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری بتلائی ہوئی باتیں آپ نے اچھی طرح یاد نہیں رکھیں۔ اگر یاد رکھیں ہیں تو اُن پر پورا عمل نہیں کیا کچھ اِس سبب سے اور کچھ اِسواسطے کہ اِس سال بارشیں معمول سے زیادہ ہوئیں اور دریا کی طغیانی بہت زور سے ہوئی ہے۔ اِسواسطے آپ کے قصبہ میں تپ بہت شروع ہوگئی ہے۔ ہر گھر میں تپ ہے اور صرف کوئی کوئی آدمی تپ سے خالی ہے۔

کئے موسمی تپ سے محفوظ رہنے کی جو تدبیریں میں نے آپکو سابق میں بتلائی تھیں میں آپ کو اب پھر بتلاؤں جو جو باتیں آپکے اختیار میں ہیں اُس پر عمل کیجئے خدا نے چاہا تو سعی و کوشش کرنے سے تپ کا زور بہت نہ ہوگا۔ کوشش کرنیوالوں کو اُنکی کوشش کا ثمرہ ملیگا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے آپ کو سمجھایا تھا کہ موسمی تپ خراب زمین کے خراب اور مرطوب انجرات سے پیدا ہوتی ہے۔ خراب انجرات تپ پیدا ہوتے ہیں کہ جب درختوں اور پودوں سے علیحدہ شدہ پتے۔ جڑھ۔ پھل۔ پھول بیل وغیرہ یا جو اشیا اِن سے تیار ہوتی ہیں مثل کپڑا۔ کاغذ۔ روٹی۔ دال وغیرہ یا مردہ جانور اور اُن کے اعضا مثل گوشت ہڈی۔ بال وغیرہ یا بدن کی رطوبات مثل بول براز۔ ناک۔ تھوک گوبر وغیرہ اشیا زمین میں مجاویں اور وہاں نم یعنی پانی بھی موجود ہو۔ اور پھر اوپر سے کسیقدر تیز دھوپ بھی لگے۔ جو زمین مرطوب ہو اور اِسطرح پر خراب نہ ہوا اُسکے انجرات بھی خراب اور تپ کا باعث ہوتے ہیں اور ناپاک زمین کے انجرات اُس سے بھی زیادہ خراب ہوتے ہیں جسطرح خالی پانی سے خالی پانی کی بھاپ نکلتی ہے اور جس پانی سے کوئی بھلی بری بو ملی ہو اُسمیں سے اُس شے کی بو والے انجرات نکلتے ہیں اِسیطرح گیلی زمین میں سے اُسی شے کے انجرات بھی نکلتے ہیں کہ جو زمین میں سڑ رہی ہو۔

میں نے یہہ بھی آپکو کہا تھا کہ جیسا دودہ میں پانی ملا کر پینے سے دودہ خالص ہمارے بدن میں کم جاتا ہے ویسا ہی جب یہہ بُرے انجرے بُری زمین کے ہمارے سانس لینے کو اچھی ہوا کے ساتھ ملجاتے ہیں تب اچھی ہوا بھی ہمارے جسم کے اندر کم جاتی ہے اچھی ہوا پر ہمارے بدن کی پرورش اور زندگی منحصر ہے اِسلئے اُسکی کمی سے ہمارے بدن کمزور ہو جاتے ہیں ایک تو اچھی ہوا اِس موسم میں کم ملتی ہے دوسری بُری اور مرطوب ہوا اندر داخل ہوئی۔ تیسری اِن ایام میں دن کو گرمی اور رات کو سردی ہوتی ہے جس سے انسان کا بدن بگڑ جاتا ہے۔

ایک اور امر لایق یاد داشت یہہ ہے جس انسان کا بدن پہلے ہی کمزور ہو اُس پر یہہ بُرے سبب جلد تاثیر کر جاتے ہیں اِسواسطے تپ کا زور بچوں اور بوڑھوں پر بہت پڑتا ہے اور یہہ لوگ نسبت جوانوں کے بہت مرتے ہیں جیسے خالی معدہ پر دوا کی تاثیر جلد ہوتی ہے ویسی ہی خالی پیٹ پر خراب زمین کے خراب انجرات

میں بھرنے سے خراب انجرات کی جلد تاثیر ہوتی ہے۔ بھوک سے زیادہ کھانے سے تو ہر موسم میں بدن بھاری اور سنگین ہو جاتا ہے لیکن ان بد ایام میں ذرہ سی زیادتی بھی خاصکر زیادہ اثر کر جاتی ہے۔ اور موسمی تپ کو بلا لیتی ہے +

آپ جانتے ہیں کہ برسات اور دریا کی طغیانی سے کنوؤں کا پانی سطح زمین کے نزدیک آجاتا ہے۔ زمین کے بالائی طبقات میں الائش اور گندگی بہت ہوتی ہے خصوصاً قصبوں کے اندر اور اُن کے قرب وجوار میں زمین کے بالائی طبقات کی الائش پانی میں اثر کر جاتی ہے اور سوائے اسکے بڑی زمین کے بڑے بخارات بھی پانی میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے اور کچھ اسواسطے بھی کہ کنوے ان دنوں میں کم چلتے ہیں کنوں کا پانی خراب ہو جاتا ہے پر برسات کے بعد جب تک کنووں کا پانی خوب نکالا نجاوے اور کنوئیں صاف نہ کئے جائیں تب تک اُن کا پانی بُرا اور تپ پیدا کرنیوالا ہوتا ہے۔ اسیطرح گڈھوں اور چھپڑوں کا پانی بُرا ہوتا ہے اُس سے تپ ہونے اور دست لگجانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ اب آپ نے موسمی تپ کے سبب پھر از سر نو سُن لئے اگر اجازت ہو تپ کے روکنے کی تدبیریں بھی پھر آپکو سُنا دوں۔ جب آپ نے موسمی تپ کے سبب سمجھ لئے ہیں تب اُسکے روکنے کی تدابیر تو خود آشکارا ہیں۔ موسمی تپ سے بچنے کی دو طرح کی تدبیریں ہیں۔ ایک وہ جنپر ہمیشہ عمل کرنا چاہئے دوسری وہ جنکی پابندی اِس موسم میں ضروری ہے +

اوّل تدبیرات جن پر ہمیشہ عمل کرنا چاہئے

آپ جانتے ہیں کہ نم اچھی نہیں ہوتی لیکن آپ کہتے ہیں کہ بارش اور دریا آپ کے بس میں نہیں اور درحقیقت کھیتوں کیواسطے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں یہہ دونوں امر مانتا ہوں لیکن میرا مطلب یہہ ہے کہ پانی ضرورت سے زیادہ مضر ہوتا ہے۔ اور گو بارش اور دریا آپ کے بسمیں نہیں ہیں۔ اسبارہ میں بھی آپ کی ہمت سے بہت کچھ ہو سکتا ہے چنانچہ یہہ امور آپ کے اختیار میں ہیں +

اوّل پانی بستی کے نزدیک نہ ٹھہرے۔ گڈھے پُر کرائے جاویں اگر ممکن ہو تو ہل چلا کر ہموار کر دیئے جاویں جب ایسا اندیشہ ہو کہ بسبب طغیانی کے دریا بستی تک آجاویگا تب پہلے ہی سے بند بندھوا دینے واجب ہیں۔ دیکھئے بہت طغیانی سے آپکے قصبہ کی فصل برباد ہو گئی ہیں۔ دریا کے بہاؤ میں بند ڈالکر پانی کو اپنی بستی کی طرف لا کر کھڑا کرنا نہایت مضر ہے مناسب یہہ ہے کہ جہاں ضرورت ہو اندازکی نہریں بنائی جائیں اور اُن پر چھلا چلا کر حسب ضرورت پانی لیا جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ اباتکو سمجھکر اِس بات پر عمل کرنا تو آپ کے اختیار میں ہے +

ب۔ گھر اور گلی کوچے اور بستی کے باہر نزدیک کی زمین آپ دو سو گز تک صاف رکھوا سکتے ہیں کہ اُسمیں بول و براز و لید وغیرہ کوڑا کرکٹ نہ رہنے پاوے۔ پہلے کوڑے کے گدام میں جا پڑے اور جب گلجاوے تب پھر کھیت میں جا پڑے یہہ سب چیزیں کھیتی کی خوراک ہیں ہر چیز کا تخم اِس سے پرورش پاتا ہے لیکن قصبہ کے اندر سوائے بیماری کے تخم کے اور کسی کو ان سے فایدہ نہیں ہوتا۔ غاروں اور گڈھوں کو کوڑے کرکٹ سے نہ بھرنا چاہئے صاف مٹی سے بھرنا چاہئے جب بارش ہوتی ہے تب آپ نجس کیچڑ سے کہ جسمیں گوبر موت وغیرہ ملے ہوتے ہیں دیواریں بنانے لگجاتے ہیں سو دھوپ نکلنے پر اُنمیں سے بدبو ابخرات نکلتے ہیں اِس رواج کو ضرور ترک کرنا واجب ہے +

ج۔ گھروں اور کوچوں میں نم نہ ہونے دو۔ جو غلاظت سابق آپ کے گھروں اور قصبہ کی زمین میں ملی ہوئی ہے اُسپر ہرگز نم نہ ہونے پاوے کیونکہ غلاظت و نم کے ملنے سے نہایت ردی مادہ پیدا ہوتا ہے اُسکے روکنے کے لئے گھروں اور کوچوں میں پختہ فرش بنوانے مفید ہیں +

د۔ پانی پینے کے کنوے سال میں دو بار صاف کروانے لازم ہیں خصوصاً برسات کے بعد تو سابقہ پانی اور کیچڑ کو نکلوانا نہایت ہی ضرور ہے عموماً اُن قواعد کا پابند رہنا بھی واجب ہے کہ جو کنوؤں کو صاف و پاک رکھنے کے لئے میں پہلے بتلا چکا ہوں جبتک کنوے کا پانی صاف نہ ہو اُسکو جوش دیکر چھان کر پینا چاہئے سردی کے موسم میں خصوصاً جب ذات الجنب زیادہ ہوتے کے دن ہوں یا موسم خراب ہونے سے پہلے پانی کی سردی توڑ لینی چاہئے +

س۔ اگر بستی کے باہر قریب کسی سمت میں بہت نمی اور بڑی دلدل ہو تو بستی اور اُس دلدل کے مابین درخت لگوانے مفید ہیں۔ کیونکہ درختوں کے پتے خراب ہوا کو جذب کر لیتے ہیں اور خود درخت بھی نمی کو خشک کرتے ہیں۔ ایک درخت کا نام گوند کا درخت ہے وہ اِس مطلب کیواسطے خاص مفید ہے۔ دلدل کے کنارہ کنارہ کیلا اور سورج مکھی کا لگانا بھی مفید ہے غلیظ پانی میں کنول کا پیڑ لگانا اچھا ہے اسلئے کہ اُس پیڑ کے پتے پانی کو صاف کرتے ہیں +

باقی آئندہ

مُراسلات

غلط

دلیش اُپکارک نمبر ۳ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۲ء میں مشن فنڈ کے عنوان سے ایک غلط رائے مشتہر ہوئی تھی جسکی تردید نور افشاں نمبر مورخہ فروری ۱۹۰۲ء میں لکھی گئی اب پھر وہی رائے دوسرے پیرایہ میں دیش اوپکارک کے نمبر ۶ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء میں طبع ہوئی ہے اگر یہہ جواب الجواب ہوتا تو آپ پھر جواب دیتے لیکن یہہ تو بہت ہی بے ترتیبی ہے کہ ایک ہی غلط خیال کو بار بار ظاہر کیا جاوے صرف یہہ کہتے ہیں کہ وقایع نگار اور ایڈیٹر کی معلومات بہت ہی کم ہیں جو وہ دونو اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ پادری صاحبوں اور عیسائی واعظوں کو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے اور زیادہ تر افسوس اسواسطے ہے کہ بیچارہ اسی دلیل کو پیش کر کے اپنے پنڈتوں و مولویوں کیواسطے تنخواہ کا خواہاں ہے بلا اِس سے زیادہ کمی معلومات کا ثبوت





اور کیا مل سکتا ہے۔ بجز شکایت کیجاتی ہے کہ خریدار نہیں ملتے اور گورنمنٹ اخبار کی رایوں پر عمل نہیں کرتی۔ راقم مضمون اپنے اسکو اسبارہ میں مظلوم اور ستم رسیدہ لکھتا ہے کہ ہمارے واعظوں کو ۵ روپیہ نہیں ملتا اور ہمارا ۱۵ روپیہ عیسائی واعظوں کو دیا جاتا ہے۔ پھر پادری صاحبوں کو مغرور اور دیگر نا ملایم الفاظ سے پکارا ہے اسکا ہم کیا جواب دیویں کیونکہ اگر اسیطرح بولیں تو نازیبا ہے اور اگر پادری صاحبوں کی تعریف کریں تو اور طرح سے ملزم ہونگے صرف ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں کہ خود مقابلہ کر لو اخلاق اور حلم کسمیں زیادہ ہے۔ آگے چلکر اور افسوس آتا ہے جبکہ ہم وقایع نگار کی اس تحریر کو پڑھتے ہیں کہ حضور وایسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی بھیجی جاوے کہ اگر پادریوں اور عیسائی منادوں کو تنخواہ دینی ہے تو ہمارے دھرم پرچار کرنیوالوں کو بھی تنخواہ دیجاوے ۔ ۔ بہت خوب لکھا ہے کہیں عرضداشت روانہ (اس قسم کی) نہ کر دینا ایسا نہ ہو کہ آپ کی یہہ معلومات ۔ ۔ کونسل میں معلوم ہو اور لارڈ رپن سلف گورنمنٹ کا رزولیوشن منسوخ کر دیں کہ ہند کے وقایع نگاروں کی یہہ لیاقت ہے تو عوام کا کیا حال ہوگا وہ تو صیغہ عمارت کا روپیہ دیوی کے مندر اور ٹھاکروں کے بھوگ (خوراک) پر صرف کرنے کی رائے پاس کر دینگے۔ آگے چلکر لارڈ رپن کی تعریف کر کے لکھتا ہے کہ وہ ضرور اس ظلم سے رہائی دیدینگے کہ پادری صاحبوں اور منادوں کو روپیہ ملے تو دین اور دھرم کے پرچارکوں کو بھی ملے۔ ہماری رائے کہ ایسی درخواست روانہ کر کے اپنی لیاقت ظاہر نہ کرو یہہ غلط ہے کہ پادری صاحبوں اور منادوں کو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنی تحریر کا عنوان غلط لکھا ہے +

راقم

اخباروں کا ناظر

منقولات

ایک حبشی غلام لڑکے کا بیان

سنہ ۱۸۰۰ء کے شروع میں چرچ مشن کے چند دیندار اور خدا ترس پادریوں نے باہم یہہ مشورہ کیا کہ افریقہ کے باشندوں کے پاس کلام مقدس اُس بدسلوکی کے صلے میں بھیجیں جو چند اہل فرنگ نے اُنسے بدسلوکی کی ہے یعنے سخت محنت لینے سے اور اُن کو شل گائے بیل کے فروخت کرنے سے اور طرح طرح کی ایذا پہنچانے سے۔ سو وے اپنے اس عمدہ مطلب میں کامیاب ہوئے یعنی اُنکو غلامی سے آزاد کیا اور کروایا۔ اور اُس آسمانی ملک کے بارے میں تبلایا جسکے بارے میں کلام مقدس میں یہہ مرقوم ہے کہ وہاں شریر ستانے سے باز رہتے ہیں۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک حبشی لڑکا جو اپنے چچا کے گانوں میں کسی کام کو گیا تھا اُسیدن اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ کھیلتا کھیلتا بستی سے دور نکل گیا جب بہت دور نکل آیا تب اُنمیں جو اُنمیں سے بڑا لڑکا تھا اپنے بھائیوں سے کہا بھائیو ہم لوگ بستی سے بہت دور نکل آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں کوئی بردہ فروش یہاں آجاوے اور ہم لوگوں کو پکڑ لیجاوے۔ لڑکا اپنی بات پوری کرنے نہ پایا تھا کہ تین تو ہی ہیکل آدمی نزدیک کے جنگل سے نکلے اور اُن تین لڑکوں کو گرفتار کر کے اپنے ہمراہ ایک دور کے گانوں کو لے گئے۔ اُنہوں نے اُن تین لڑکوں کو دوسرے آدمیوں کے ہاتھ بیچڈالا۔ ان لوگوں کا یہہ دستور تھا جب لڑکے اور لڑکیاں جمع ہو جایا کرتے تھے تب اون سب کو ایک کشتی میں بٹھا کے کسی دور کے ملک میں یا اُسی ملک کے کسی دور کے ضلع میں بیچ آیا کرتے تھے۔ اپنے دستور کے مطابق اُسی ملک کے ایک حصے میں جہاں انگریز لوگ آباد تھے لیچلے۔ ایک لڑکا جسکا نام پرتنا تھا اُن غلاموں میں موجود تھا اُسنے اپنی بت پرست ماں کو اکثر مصیبت کیوقت جھوٹے دیوتوں سے دعا مانگتے سنا تھا سو اُس لڑکے نے بھی قریب چار بجے دن کے یہہ دعا اپنے دیوتے سے مانگی ۱۱ اے خدا تو ایسا کر کہ یہہ کشتی آگے کو نہ بڑھے اسلئے تو مخالف ہوا چلا ۱۱ سو ایسا ہی ہوا کسی مخبر نے انگریز لوگوں کو یہہ خبر پہنچائی کہ ایک بڑی کشتی اُس دریا میں موجود ہے جو ہمارے گانوں کے پاس ہی ہے اور اُس کشتی میں بہت غلام نظر آتے ہیں چند انگریز جنہوں نے یہہ خبر پائی تھی فوراً ہی اُس مقام پر پہنچے اور اُن بیچارے مظلوموں کو اُن کے ہاتھ سے چھین کے اپنی بستی میں لے آئے۔ انہیں سے جو سیانے تھے اُن کو طرح طرح کا ہنر اور پیشہ سکھلایا اور لڑکوں اور لڑکیوں کو پادریوں کے مدرسوں میں تعلیم پانے کے لئے بھیجا جہاں اُنہوں نے دینی اور دنیوی تعلیم بخوبی پائی۔ یہہ لڑکا اب بہت خوش ہوا لیکن کیونکہ وہ خدا ہی خدا تھا جس نے اُسکی دعا قبول کی تھی وہ کشتی جس میں یہہ غلام لئے تھے آگے نہ بڑھی بباعث مخالف ہوا کے جسنے فرمایا ہے کہ ملاوے لوگ جو اپنی مصیبت میں مجھے پکارینگے میں اُنکی سنونگا اور اُنکی مدد کرونگا۔ آخر کو یہہ لڑکا ایک بڑا عالم اور دیندار آدمی ہوا جو پادری کے درجے پر سرفراز کیا گیا۔ اپنی باقی عمر چرچ مشن ہی میں کاٹی جس میں اُسنے پرورش اور تعلیم پائی تھی۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملک کے بہت آدمیوں کو خداوند مسیح کے پاس لائے اور اپنے ملک کے لوگوں کی کامل آزادی انگریز لوگوں کے ذریعے سے دیکھ کے خداوند مسیح میں یہہ حبشی لڑکا سو گیا۔ ہم یہہ دعا کرتے ہیں کہ وے لڑکے اور لڑکیاں جنہوں نے مشن کے یتیم خانوں میں تعلیم و پرورش پائی ہے ایسے ہی بہادر اور سچے مسیحی ہوں جیسے یہہ حبشی کا لڑکا نکلا تاکہ بہت ہند کے لوگ بت پرستی اور باطل پرستی کی غلامی سے آزاد ہوں اور مسیح کی نجات پا کے بہشت میں داخل ہو ویں +

از گرک ہند

- تب لوگ چھوٹے لڑکوں کو اُس پاس لائے کہ وہ اُنپر ہاتھ رکھے اور دعا کرے پر شاگردوں نے اُنہیں ڈانٹا۔ یسوع نے اُن سے کہا کہ لڑکوں کو چھوڑ دو اور اُنہیں میرے پاس آنے سے منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔

سرکاری خبریں

جو صاحبان اہل فرنگ جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ سے ملاقات کرنا چاہیں وہ نواب ممدوح سے بروز سہ شنبہ و پنجشنبہ مابین چار (۴) و پانچ (۵) بجے بشام کے مل سکتے ہیں اور صاحبان دیسی بروز سہ شنبہ و پنجشنبہ مابین آٹھ (۸) و نو (۹) بجے صبح کے نواب محتشم الیہ بہادر سے ملاقات کر سکتے ہیں +

اگر کسی صاحب کو بباعث کسی کام ضروری کے نواب ممدوح سے کسی اور وقت ملنا مطلوب ہو تو وہ صاحب پرائیویٹ سکرٹری سے خط و کتابت کریں - اور بتلادیں کہ کیا کام ہے - اگر صاحب ممدوح مناسب سمجھینگے تو انکی ملاقات کے لئے کوئی وقت مقرر کیا جائیگا +

صیغہ مال وزراعت

گورنمنٹ پنجاب کے احکام صیغہ تعمیرات سرکاری مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء +

مندرجہ ذیل کاغذات لاحظے گزرے ہے کپتان صاحب سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ جون ۱۹۰۲ء بنام اسسٹنٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری + صاحب قایم مقام اجنٹ سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کی چٹھی مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء بنام اسسٹنٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری +

ڈاکٹر فوربس واٹسن صاحب کی رپوٹ ۱۸۷۹ء و تتمہ رپوٹ ۱۸۸۱ء درباب گندم ہند جو پارلیمنٹ کے دیوان خاص اور دیوان عام دونوں میں پیش ہوا +

تعمیرات بندر کراچی کی یادداشت مرتبہ ڈبلیو ایچ پرایس صاحب سپرنٹنڈنٹ ترقی تعمیرات بندر +

انتظام پنجاب کی رپوٹ مجموعی بابت ۱۹۰۱ء و تجارت بحری کی رپوٹ بابت ۱۹۰۱ء +

رزولیوشن - پچھلے چند سال سے اس ملک کی تجارت گندم بہت بڑھ گئی ہے چنانچہ نقشہ ہائے مشتہرہ گورنمنٹ ہند کے بموجب ۱۸۹۱ء میں جو غلہ گندم باہر گیا اسکی تعداد ۲۷۰۰۰۰۰ ٹن تھی اور پچھلے سال یہ تعداد بڑھ کر تقریباً ...... ٹن ہوگئی - ۱۹۰۱ء خود ایک ایسا سال تھا جس میں پہلے سالوں کے مقابلہ میں بالخصوص زیادہ غلہ جہازوں میں بھرتی ہو کر باہر گیا تھا +

دیگر ممالک میں جو فصلوں کی پیداوار غیر معین رہی اُس کے اور نیز بعض غیر معمولی حالات کے سبب (اور اُن کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ بمبئی سے جو مال یوروپ کو جاتا ہے اسکے بحری کرایہ کی شرحیں بہت ہلکی تھیں) ممکن ہے کہ یہ زیادتی خاص باغنو بکا نتیجہ ثابت ہو اور ایک سال جو ممالک متحدہ میں بڑی بھاری فصل ہوئی ہے (اور یہ ایک نہایت بڑی فصل نہیں گنی گئی ہے) اُس سے شاید حالات درمیانہ بر آئے مگر تاہم اس میں شک نہیں کہ تجارت گندم میں بڑی ترقی ہوئی ہے اور یہ امید کرنی کچھ بیجا نہیں کہ ہند سے گندم کی برآمد برابر ہوتی رہیگی - انتظام ریل کی ترقی کے سبب ایسے ضلعوں سے بھی غلہ لیجانے کے وسایل موجود ہو گئے ہیں جن سے آمد و رفت کے نہونے کے سبب پہلے انکی پیداوار کا کسی بندرگاہ میں روانگی کے لئے بھیجنا فی الواقع محال تھا ایسا نہوتا تو اس تجارت کی ترقی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے ہرگز وقوع میں نہ آسکتی +

ریل کی آمد و رفت جاری ہونے اور جہازوں میں مال بھیجنے کی زیادہ سہولتیں مہیا ہونے کا جسقدر اثر تجارت پر ہوا ہے اسکی حقیقت کراچی و بمبئی سے معلوم ہوتی ہے - اس بندر سے جو گندم باہر جاتی ہے اسکی تعداد پچھلے پانچ سال میں دہ چند ہوگئی ہے یعنی ۱۸۹۷ء میں ......۵ ٹن تھی اور ۱۹۰۱ء میں ۵۶۶۰۰۰ ٹن ہوگئی ہے اسیطرح جو کلکتہ سے باہر جاتی ہے اسکی تعداد میں صرف پچاس فیصدی کی بیشی ہے +

اگرچہ ہند کے وسایل پیداوار بہت وسیع ہیں اور یہاں محنت سستی ہے اور افراط سے مل سکتی ہے مگر وہ یورپ کی منڈیوں میں امریکہ کے ساتھ صرف اسی صورت میں مقابلہ کر سکتی ہے جبکہ امریکہ میں فصل ناقص ہو - اس صورت میں تجارت کی باقاعدہ ترقی کے لئے یہہ بات نہایت ضروری ہے کہ جسطرح ہو سکے ہند سے مال لانے والے پر پیداوار کا خرچ کم پڑے اور ریل کی آمد و رفت کی توسیع اور کرایہ ریل کی تخفیف سے مال کے لیجانے میں سہولت اور کفایت ہو +

۲ - پنجاب کے لئے یہہ بات بالخصوص ضروری ہے یہاں اراضی زیرکاشت گندم کی تعداد اور ترقی زراعت گندم کی سہولت ملکت کے اور حصوں کی نسبت زیادہ ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نزدیک اس صوبہ کی نسبت اس باب میں نظر ثانی کرنے کا یہہ مناسب موقع ہے +

۳ - پنجاب میں جسقدر رقبہ زیر کاشت گندم ہے اُسکی اوسط تعداد اجمالی طور پر تقریباً ...... ایکڑ بیان کیجا سکتی ہے (یعنی کل رقبہ غلہ خوردنی کی تقریباً ۳۰ فیصدی) اور اُسکی پیداوار تخمیناً کل ملکت متحدہ کی پیداوار کے برابر ہے - اس زراعت میں بہت ترقی کی گنجایش ہے اور جو نہریں حال میں بنائی گئی ہیں اُن کے پورا پورا جاری ہونے پر اُمید قوی ہے کہ زراعت گندم چند سال میں بہت بڑھ جائیگی - اُسوقت جسقدر فاضل پیداوار کا باہر لیجانا منفعت بخش ہوگا اُسکی مقدار عموماً اس بات پر موقوف ہوگی کہ اُسکے سمندر تک لیجانے میں ریل کے کرایہ میں کفایت ہو - اسوقت تین بڑے بندروں تک غلہ پہنچانے کیواسطے کرایہ ریل کی جو شرحیں ہیں وہ مندرجہ ذیل جدول میں درج ہیں سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کی نسبت ایسٹ انڈیا ریلوے کم شرحوں پر بار برداری مہیا کر سکتی ہے کیونکہ وہاں کوئلہ زیادہ سستا پڑتا ہے - مگر جو غلہ لودیانہ یا شاید انبالہ کے اوپر سے لایا جاتا ہے اُسکے کراچی کے راہ سے لیجانے میں سب سے زیادہ کفایت ہوتی ہے +

	کراچی کو		ہوڑا کو		بمبئی کو براہ راجپوتانہ	
	میل	فی من	میل	فی من	میل	فی من
		آنہ پائی		روپیہ آنہ پائی		روپیہ آنہ پائی
لاہور	۸۲۱	۱۲ر۳ر۳	۱۲۷۷	عمہ ۳ر۳	۱۳۳۶	عمہ ۱۲ر۱۱
امرتسر	۸۵۴	۱۲ر۹ر۴	۱۳۳۵	عمہ ۳ر۹	۱۳۰۲	عمہ ۱۲ر۴
لودیانہ	۹۳۷	۱۳ر۹ر۴	۱۰۶۱	عمہ ۱ر۳	۱۱۳۰	عمہ ۴ر۹
انبالہ	۱۰۰۴	۱۴ر۸ر۴	۱۰۹۰	۱۲ر۱۰ر۳	۱۰۵۴	عمہ ۳ر۲
مظفرنگر	۱۰۹۴	۱۵ر۹ر۴	۱۰۰۴	۱۲ر۱۰ر۳	۹۶۴	۱ر۲ر۴

شرحیں۔ کراچی تک ۱۲ر۱ پائی فی من فی میل۔
" ہوڑا تک ۱۱ر۱۵ " دس ٹن کی کھیپ پر
" بمبئی تک ۲۳ر۱ " " "

خاص موسموں میں دہلی سے بمبئی تک راجپوتانہ لین پر ۱۲ر۱ پائی کی ایک خاص شرح قبول کیجاتی ہے مگر یہہ شرح مستقل نہیں +

اسوقت موٹر کا مقام انبالہ کے قریب ہے اور صوبہ کے بڑے حصہ کے لیے اسکی فاضل پیداوار کا قدرتی نکاس ظاہر کراچی ہے +

۴۔ یہہ بندر سندھ کے ڈیلٹا (مثلثی زمین) کے شمالی سرے کے انجام پر واقع ہے اور پنجاب کے کل دریاؤں کے نظام سے منسلک ہے اُسمیں ایک بے خطر قیام گاہ ہے جسمیں آسانی سے آنا جانا ہو سکتا ہے۔ وہاں ایک خاصے باقاعدہ طور پر پانی کا شور ہوتا رہتا ہے اور خطرناک سیلاب کم آتا ہے۔ اسکے علاوہ اُسمیں ایک یہہ فایدہ بھی ہے کہ وہ گردابوں کی حد کے شمالی طرف واقع ہے۔ مغربی ہند کے اکثر حصوں کی نسبت اُسپر جنوب مغربی موسمی ہوا کا کم اثر ہوتا ہے۔ چونکہ وہ عدن سے دو سو میل قریب تر ہے اور اُس سے سرحد کا بڑا حصہ انگلستان سے بمبئی کے راستہ کی نسبت ہزار میل قریب تر ہو جاتا ہے اسلئے بندر کراچی کو اِس صوبہ کے نکاس کی حیثیت سے جسقدر بزرگی دیجائے وہ کچھ بیجا نہیں +

۵۔ اِس صوبہ کی تجارت درآمد و برآمد کی ترقی کی تدابیر میں سے زیادہ ضروری یہہ ہیں کہ ساحل آمدورفت کو معاون لینوں کی جو خد میں وسعت دیجائے عام اس سے کہ وہ ریل کی لینیں ہوں یا بڑی یا پکی سڑکیں۔ اگرچہ کرایہ کی شرحوں کے اعتبار سے دریاؤں کی باربرداری بے شبہ ریل کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہے مگر بیوپاریوں کو ریل سے تیز رفتاری اور اطمینان حوالگی مال در حفاظت کے باب میں بڑا فایدہ ہے۔ یہہ سب باتیں غلہ کی بڑی تجارت کیواسطے بہت ضروری ہیں مگر دریا اور ریل کے مابین جو مال لیجانے میں مقابلہ ہوتا ہے اُس سے کرایہ کی شرحیں کم ہو جاتی ہیں۔ دریائی تجارت کو موقوف نہیں کرنا چاہئے بلکہ اُسکو رونق دینی چاہئے اور ریل کے گوداموں کی شاخ معاون سمجھنی چاہئے +

۶۔ ریل کی نہایت ضروری شاخ ہائے معاون میں سے ایک وہ لین ہے جو لائے وِنڈ سے گنڈا سنگھ والے تک ستلج کے کنارے فیروزپور کے مقابل واقع ہے۔ فاصلہ صرف ۴۴ میل ہے اور اُسکے اجرا سے بہت بڑی آمدورفت کھل سکتی ہے۔ گاڑی کا خرچ فی من ۱۸ سے ۱۲ پائی تک ہے اور یہہ ریل کی شرحوں کے حساب سے جہلم کراچی میں ۱۰۰ میل بڑہا دینے کے برابر ہے +

۷۔ لودیانہ سے فیروزپور تک ۷۶ میل کی جو لین زیر تجویز ہے وہ بھی ویسی ہی ضروری ہے۔ یہہ لین موجودہ سڑک کلان کے برابر بہت کم خرچ پر بنائی جاسکتی ہے کیونکہ اُسپر کچھ بڑی تعمیرات درکار ہونگی اس سے ایک نہایت عمدہ غلہ خیز ضلع کی آمدورفت کھل جاویگی +

۸۔ فاضلکا ایک قصبہ دریائے ستلج پر واقع ہے جسکے پہلے ہی سے غلہ اور تخم اور اُن کی تجارت کراچی کے ساتھ جاری ہے۔ ایک اور زیادہ ضروری شاخ یہہ ہے کہ دریا کے دائیں کنارے سے فاضلکا تک ایک پکی سڑک یا اس سے بھی بہتر رخانی ٹریم وے بنایا جائے یہاں کی تجارت کی ترقی میں بڑا حارج یہہ امر ہے کہ باربرداری کا خرچ بہت زیادہ پڑتا ہے +

۹۔ فیروزپور اور فاضلکا دو مقامات میں معابر کی اصلاح ضرور ہے۔ اور جب لودیانہ اور حصار بواڑی سے ریل کی لینیں تیار ہو جاوینگی تو اُسکی اور بھی زیادہ ضرورت ہوگی تاکہ دخترک کا روزانہ عطا کرنے کا انتظام جاری کرنے کی گنجایش ہو +

۱۰۔ دیگر مقامات میں موجودہ سڑکوں کی اصلاح سے بہت کچھ کام نکل سکتا ہے اور جو بڑی بڑی لینیں ریل سے ملتی ہیں انکو جہاں ممکن ہو کنکر کوٹ کر پختہ بنایا جائے + باقی آیندہ

مطبوعہ ۸ مارچ [illegible]

اخبارات تار برقی

قاہرہ ۷ مارچ سرکاری مراسلہ یہاں شایع ہوا اُسمیں بیان ہے کہ مصری فوج نے مہدی کاذب کو شکست دی اور بہت سے لوگ مارے گئے اور شہر شنار پر قبضہ کر لیا +

پیرس ۲۰ مارچ۔ ڈیوک ڈی چارٹرس ہندوستان جاتے ہیں اور وہاں کی سیر کرینگے +

لنڈن ۱۰ مارچ۔ جنرل جارج گیڈ اِملڈ نے آج قضا کی +

قاہرہ ۸ مارچ۔ تندرستی فوج کی اچھی ہے اور بہت تھوڑے لوگ بیمار ہیں +

لنڈن ۸ مارچ۔ ہوس آف کامنس میں کل بات مسودہ قانون ممانعت کبوتران دوبارہ پڑھا گیا۔ حضور شہزادہ ویلز بہادر فوج جرمن میں فیلڈ مارشل مقرر ہوئے ہیں +

لنڈن ۹ مارچ۔ مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے مسٹر انکیا فرزنا کہ نے اِس خواہش پر کہ گورنمنٹ نے کل مہم میں لوگوں سے کیا گفتگو کی تھی مباحثہ کرنیکا موقع نہ دیا۔ سر اسٹافورڈ نارتھ کوٹ نے اپنی خواہش کو مسترد کیا +

کل رات اجلاس کامنس میں بجواب ایک سوال کے مسٹر گراس نے کہا کہ واپسی برار کے مسئلہ میں اسوقت تک بحث نہیں ہو سکتی جب تک کہ نظام حد بلوغ پر نہ پہونچیں +

سینڈ یکاسگر کی خبروں سے معلوم ہوا کہ فرانس کے اگنبوٹ مقام ٹماٹیوی مقرر ہوئے اور چار فرانس کے جنگی جہاز شمالی مغربی ساحل میڈیکاسگر میں تعینات ہوئے۔ میڈی کاسگر کے لوگونکو تشویش ہے کہ جنگی تیاری ہو رہی ہے +

آیرلینڈ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ڈبلن پر جدید جرم قایم ہوئے ہیں کہ گذشتہ ملیشا اور لاسن کے مقدمہ میں سازش کی۔ مسٹر پارنل ایسٹر کو امریکہ جاینگے تاکہ جلسہ لینڈ لیگ میں شریک ہوں

فوجی جہاز تو فرمیتس نامے ۵ تاریخ بلائی ہونڈ سے بمبئی کو روانہ ہوا۔ برابن جرات سے رہا ہو گیا کیونکہ کافی شہادت اسپر نہ تھی جو فرانس سے منگایا جاتا +

بمبئی۔ ۹ مارچ۔ مندرجہ ذیل الفاظ اُس ٹیلیگرام میں اضافہ کرنا چاہئیں جسمیں بیان تھا کہ جب تک نظام بالغ نہ ہوں مسئلہ رائسی برار پر بحث نہ ہوگی۔ یعنے کہ برٹش گورنمنٹ کو آئندہ انتظام ملک کے طریقہ پر فیصلہ کرنیکا موقع ہے +

لنڈن۔ ۱۰ مارچ۔ مسٹر گرانس نے اجلاس کامنس میں بجواب ایک سوال کے کہا کہ گورنمنٹ کیطرح تعین نہیں کرتی کہ سرسالار جنگ کی زہر خورانی کی افواہ صحیح ہو +

ہرلینڈ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مسٹر فیلڈ جن مجرموں سے مارے گئے تھے وہ شاہی نہر ڈبلن میں ملیں اس سے کرانا کی شہادت کی تصدیق ہوئی۔ جہاز نواری جو کوپن ہیگن کو جاتا تھا غرق ہو گیا ۹۴ آدمی جنمیں اکثر تارک الوطن تھے ڈوبے +

پیرس۔ ۱۰ مارچ۔ فرانسیسی جلسہ ڈپٹیوں میں جلسہ فسادکے اطمینان کی بابت ووٹ پاس ہوا اور تجویز جدید انتظام نامنظور ہوئی۔ یہاں پانچ ہزار مزدوروں نے اعتراض کیا کہ جنکو کام نہ ملتا تھا پولیس نے اس مجمع کو منتشر کیا۔ خفیف فتور ہوا بہت لوگ گرفتار کئے گئے +

پیرس ۱۰ مارچ۔ ۹ مفسدوں کو کل مختلف میعاد قید کی سزا ہوئی۔ احتمال ہے کہ آج پھر فساد ہو۔ جلسہ ڈپٹیوں میں آج وزیر ملکی نے اطلاع دی کہ اگر فساد ہوا تو سخت سزا دیجاویگی +

لنڈن ۱۱ مارچ۔ شیرک ایون ڈبلن سے بھاگ گیا چھ عیات برآمد ہوئیں جنسے اسپر جرم ثابت ہوا یقین ہے کہ وہ واشنگٹن میں ہے۔ نہر ڈبلن میں جو چھریاں ملی تھیں انکو کچھ تعلق مسٹر فیلڈ کے مارے جانے سے نہیں ہے۔ استھ لبرل امیدوار بجائے کیرنگٹن کے ممبر ہائے وائی کومب مقرر ہوا +

سہارنپور ۱۲ مارچ۔ آج مسٹر البرٹ کے مسودہ قانون کے برخلاف ایک کمیٹی منعقد ہوئی میموریل تیار کیا گیا اور دستخطوں کے لئے بھیجا گیا +

ملتان۔ ۱۲ مارچ۔ ایک کمیٹی ریلوے انسٹیٹیوٹ میں مسٹر البرٹ کے مسودہ قانون کے برخلاف بڑی سرگرمی سے جمع ہوئی۔ لاہور و دیگر کمیٹیوں کے خیالات اور کارروائی سے پورا پورا اتفاق کیا گیا اور دیگر کارروائی کی تائید ہوئی +

کلکتہ۔ ۱۲ مارچ۔ کلکتہ میں آجکل عجب ہل چل کی سی کیفیت ہو رہی ہے۔ تمام اخبارات سوائے سٹیٹسمین کے مسودہ کے سخت برخلافی کر رہے ہیں اور لیجسلیٹیو کونسل کی گفتگو کو اس مسودہ کی ضرورت یا قابل تسلیم ہونے کے ثبوت کو بالکل ناکامیابی سے دیکھ رہے ہیں۔ گورنمنٹ اہل انگریز کی نکتہ چینی اور حالت پر اعتراض کرتی ہے۔ گورنمنٹ انکے سخت غصہ کو سمجھ نہیں سکتی ہے۔ ڈفینس فنڈ (بچاؤ کا چندہ) کے بڑھانیکے لئے ہندوستان کے مختلف حصص سے روزمرہ چندہ کی رقمات چلی آتی ہیں +

صوبہ دار لہنا سنگھ پلٹن نمبر ۴۵ سکھ اور جمعدار شیر محمد خان رسالہ نمبر ۹ لینسر اور جیون سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس کو جو ہمرکاب جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے ہیں از ابتدائے ۱۴ نومبر ۱۸۸۲ء لغایت ۴ اپریل ۱۸۸۳ء ۵۰ روپے بجلدوے حسن خدمت جناب نواب معتشم الیہ بہادر نے خلعتیں عطا فرمائیں +

کیفیت جناب صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

۱۔ اس ہفتہ میں اس ملک میں تمام ضلعوں سے ۱۱۳۵۳ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں ۱۰۱۵۱ اور سال گزشتہ کے اسی ہفتہ میں ۷۲۳۰ ہوئی تھیں۔ اوسط اموات سالانہ بحساب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۳۳/۸ و ۳۰/۲ و ۲۰/۲ تھی +

۲۔ ہیضہ سے صرف ایک موت درج رجسٹر ہوئی اور وہ تھانہ کٹلنگ ضلع پشاور میں وقوع میں آئی +

۳۔ چیچک سے ۲۱۳ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں ۳۰۷ و سال گزشتہ کے اسی ہفتہ میں ۱۰۷ ہوئی تھیں +

۴۔ بخار سے ۹۰۳۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں ۷۰۴۶ اور سال گزشتہ کے اسی ہفتہ میں ۴۹۴۴ ہوئی تھیں +

۵۔ اسہال سے ۲۴۷ و سینہ کی بیماری ۹۲۰ و سانپ کے کاٹنے سے ۳ و دیگر تمام باعث سے ۳۲۰۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں علی الترتیب ۲۲۶ و ۸۷۳ و ۵۰ و ۲۵۷۲ و ۲ اور سال گزشتہ کے اسی ہفتہ میں ۱۸۸ و ۵۹۱ و ۴ و ۲۴۴۲ ہوئی تھیں +

۶۔ ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں تین ہزار دو سو بائیس اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ ان میں سے ۱۷۴۰ لڑکے ۱۵۰۲ لڑکیاں تھیں +

۷۔ ۴۹ بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۳۳ اموات (۲۴۵۴ مرد ۲۹۰۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۴/۵ ہے ۱۰۶۵ پیدائشیں (۵۰۲ لڑکے ۳۹۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے +

۸۔ ان قصبات کی پیدائش و اموات کی اوسط سالانہ اُس آبادی پر شمار کی گئی ہے جس سے مردم شماری ۱۸۸۱ء میں ہوئی تھیں +

لودیانہ

ہمارے شہر میں کچھ عرصہ سے پارسی تماشہ کے لئے ایک کمپنی کی طرف سے سامان ہو رہا تھا چنانچہ ہفتہ حال میں وہ ناٹک کمپنی یہاں وارد ہوئی معلوم ہوا کہ اس کمپنی کا نام پارسی اور جنل وکٹوریا ناٹک کمپنی ہے اس کمپنی کے اشتہارات سے ظاہر ہے کہ یہہ ایک مشہور کمپنی ہے اور ناٹک کے فن و دیگر لوازمات میں کمالیت ظاہر کرتی ہے۔ ہمکو یقین ہے کہ ہمارے شہر کے باشندے دیگر تماشا یقین اس تماشہ سے عمدہ عمدہ سبق حاصل کرینگے اور کھیل کی صورت میں کئی تجربہ ہاتھ آئینگے +

جناب ماسٹر وارٹن صاحب کی کوشش سے بہت سے ڈاکو جنکی تعداد ۲۷ ہے گرفتار ہو کر ممالک مغربی و شمالی سے یہاں آگئے ہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا